# سیرت النبی ﷺ - موجودہ دور کے چیالنجس کامسکت جواب

## از: حضرت ابورجا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی قادری

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعہ الی یوم الدین۔

بمصطفی برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست ❁ اگر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی است

(علامہ اقبالؒ)

تجربہ شاہد رہا کہ تاریخ عالم کے نقشہ پر جتنی بھی شخصیات ابھری ہیں ان سب کی زندگیوں کا محور صرف ایک ہی طرز پر رہا۔ مثلاً سکندر، نپولین اور ہٹلر20 جو اپنے دور کے فاتح اور کامیاب سپہ سالار مانے جاتے ہیں، افلاطون اور ارسطو بڑے فلسفی اور صاحبانِ حکمت ودانش کے طور پر اپنالوہا منوایا، NEWTON اور ALBERT EINSTEIN جو ایک عظیم سائنسداں اور ابن بطوطہ ایک مؤرخ کے طور پر جانے جاتے ہیں، مگر ان عظیم شخصیات یہ کارنامے اور ان کی زندگی کے کچھ پہلو ہوسکتا ہے کہ کسی شغف رکھنے والے کیلئے دلچسپی کا باعث بن سکتے ہیں مگر جولوگ اس شعبہ سے تعلق نہیں رکھتے ان کیلئے ان کی سوانح وحالات وکوائف سے کوئی رہنمائی اور رغبت نہیں ہوتی۔ اگر نظر عمیق کے ساتھ مذکورہ شخصیات کی زندگی کے دیگر شعبوں پر ڈالی جائے تو وہ بالکل ساکت وجامد بلکہ بالکل ہی صفر نظر آتے ہیں۔ مگر ایک ایسی عظیم ذات (جن کا مندرجہ بالا شخصیات کے ساتھ نہ کوئی موازنہ ہے اور نہ ہی کوئی مقابلہ) جن کی حیاتِ مبارکہ ان سب سے یکسر مختلف، نہایت جامع، ہمہ جہت، ہمہ گیر حیثیت کی حامل ہے۔ آپ کی سیرتِ پاک کا ہر پہلو اس کفر وضلالت اور وحشت وجہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کیلئے ایک سراج منیر بنا ہوا ہے۔

ایک انگریز مؤرخ حبیبِ داور رسول مکرم ﷺ کی بعثت کے وقت کے حالات کو کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

The English historian ‘Wells said, *“The world has never witnessed in its history a darker, worse, more desperate era than the 6th century AD. The world was totally paralyzed, and Europe resembled a decaying body of a giant dead man.”*

جرمن فلاسفر Gustav Weil اپنی معروف تصنیف History of Islamic People میں نبیؑ رحمت ﷺ کی شان یوں بیان کرتا ہے:

*Mohammed set a shining example to his people . His character was pure and stainless. His house, his dress, his food, these were characterized by a rare simplicity.*

”محمد ﷺ نے اپنے لوگوں کیلئے ایک روشن اور تابندہ زندگی کا نمونہ دیا ہے، ان کا کردار پاکیزہ و بے داغ تھا۔ آپ کا گھر، پہننا اوڑھنا بچھونا اور غذا سب عدیم المثال سادگی کا مظہر تھے۔“

قرآنِ حکیم میں ایسی بے شمار آیتیں ہیں جن میں علیم و خبیر پروردگار نے اپنی مخلوق کو اپنے عبدِ منیب اور مقبول رسول مکرم ﷺ کی غیر مشروط اطاعت و اتباع کا حکم دیا ہے اور بارہا تنبیہ بھی فرمائی ہے کہ جو کوئی آپ کی فرماں برداری سے منہ موڑے گا وہ اپنے منعمِ حقیقی کے دربار میں باغی تصور کیا جائے گا، اسکے سارے انعام و اِکرام سے محروم اور اسکے غیض و غضب کا سزاوار ہو گا۔ خود فرماتا ہے: [قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ آل عمران۔ ۳۱] (اے میرے رسول! آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ چلو تا کہ اللہ بھی تم سے محبت کرے اور تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ خوب بخشنے والا مہربان ہے۔)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ عزّ و جلّ نے یہ واضح فرمادیا کہ اگر کوئی میرا بندہ میری رضا و قرب کا خواہشمند ہو اور وہ میرے وصال کا طلب گار ہو تو ظنّ و تخمین کی راہوں پر نہ بھٹکے بلکہ میرے محبوب ﷺ کا دامن تھامے، ان کے بتائے ہوئے طریقے پر گامزن ہو جائے، انہی کے سکھلائے ہوئے اسلوب پر عمل کرتے ہوئے میری محبت، الفت اور تقرب حاصل کرے۔ اور اپنے دینی، سماجی، سیاسی، اقتصادی، اخلاقی و معاشرتی مسائل کا حل مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے اسوۂ مبارکہ کی روشنی میں تلاش کیا کرے اسی میں تمہاری دنیاوی و اخروی فوز وفلاح مضمر ہے۔

اب اطاعت و اتباع کیسے کی جائے؟ قرآنِ مجید میں ہدایات و تعلیمات کی روشنی عطا کی گئی ہے جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کی صورت میں اس کی عملی صورت عطا کی گئی ہے۔ قرآنِ کریم میں احکام تو موجود ہیں مگر ان احکام کی تفاصیل و جزئیات کیلئے ہمیں سنتِ مصطفیٰ ﷺ اور سیرتِ حبیبِ کبریا ﷺ کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ تاریخ انسانی میں یہ طرۂ امتیاز صرف حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو حاصل رہا کہ آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ چاہے وہ خلوت سے تعلق رکھتا ہو یا جلوت سے، انفرادی ہو یا معاشرتی ہو نہ صرف تواتر کے ساتھ محفوظ ہے بلکہ اہلیانِ اسلام کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ پر تاریخِ انسانی میں سب سے زیادہ لکھا اور پڑھا گیا۔ ہر زمان و مکان میں اور ہر زبان میں آپ کی سیرتِ پاک کے دفتر موجود ہیں۔

سیرتِ پاک پر ہر دور میں اس دور کے تقاضوں کے مطابق کتبِ سیر تصنیف کی گئیں۔ جیسے ابن اسحاق اور ابن ہشام کی 'السیرۃ النبویہ' میں واقعات و غزوات کا بیان ملے گا۔ اسی طرح ابن سعد، امام بیہقی، ابو نعیم، ابن عساکر، حلبی، صالحی ،ابن کثیر، قسطلانی، یا پھر قاضی عیاض کی تمام تصانیف میں یا تو سیرت پاک کا از نسب تا وصال کا بیان ہے یا فضائل و شمائل و خصائص کا ذکر ملے گا۔

اردو میں شبلی نعمانی کی 'سیرۃ النبی' ، قاضی سلیمان منصورپوری کی 'رحمۃ للعالمین' ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مختلف کتب، پیر کرم شاہ ازہری کی 'ضیأ النبی' اور ڈاکٹر طاہر القادری کی 'سیرت الرسول' نے سیرت نگاری کے میدان میں نئی جہت اور طرز تحقیق کا اضافہ ہوا ہے۔

موجودہ انحطاط کے دور میں جب کہ ہر سمت سے اسلام پر انگلی اٹھائی جارہی ہے اور دینِ اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے ایسے نازک موقع پر یہ ضروری ہے کہ سیرت النبی ﷺ کو صرف حالات وواقعات کی حد تک محدود نہ کیا جائے بلکہ اس سے موجودہ دور کے چیلنجس کا جواب تلاش کیا جائے اور اسکے روشن پہلوؤں کو دنیا کے سامنے لایا جائے جس سے جو طوفانِ بد تمیزی اسلام اور صاحبِ اسلام کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کا سدِّباب ہوسکے۔

نبیٔ رحمت ﷺ کے دعوت و تبلیغ، ہجرتوں کے سماجی وسیاسی، معاشرتی وثقافتی، علاقائی وعالمی، ارتقائی وتفاعلی کے کیا اثرات زمانے پر مرتب ہوئے اور آپ کے خطبہ حجۃ الوداع میں دئے گئے پیغام کو عام کرنے کی اشد ضرورت اس لئے بھی ضروری ہے کہ آج اسلام کے نام کہیں کوئی لوگوں کا بے دریغ قتل کررہے ہیں اور اس کو اسلام کا نام دیا جارہا، TERRORISM کو اسلامی جہاد کا نام دے کر بدنام کیا جارہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن کی تعلیمات کے حسین خدوخال کو سیرتِ مصطفوی کے شفاف آئینہ میں لوگوں کو دکھایا جائے تاکہ جمالِ حق کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اس کی فطرت کے آگے سرِ تسلیم خم کردیں جب تک ہم حضور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے اجاگر نہیں کریں گے۔ ہم نہ اپنے فریضۂ تبلیغ سے عہدہ برآ ہوسکتے ہیں اور نہ اپنی بات کو لوگوں سے منواسکتے ہیں۔نوعِ انسانی کو دینِ اسلام کی جس قدر آج ضرورت ہے اتنی شاید پہلے کبھی نہ تھی۔

اس تفصیلی تمہید کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ابوالفداء ایجوکیشنل وریسرچ اکیڈمی کل ہند سطح پر سیرتِ پاک کوئز کا گذشتہ 5 سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ اہتمام کررہا ہے اور ایک نصاب جو چار گروپس پر مشتمل ہے، تیار کیا گیا اور اس نصاب کو برادرِ طریقت عزیزم جناب قاری محمد مختار خان نقشبندی صاحب نے اس کو بزبانِ انگریزی واردو بڑی عرق ریزی سے کتابی شکل میں ڈھالا ہے۔ یوں تو اس عنوان سے کئی کتابوں کے دفاتر موجود ہیں مگر کتابِ ھذا اپنی کمیت میں قلت مگر افادیت میں کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ سالِ گذشتہ عاجز نے ایک مشورہ دیا تھا کہ ہر عنوان پر سوال وجواب سے قبل اس موضوع پر کچھ مواد جمع کیا جائے اور اس مواد سے سوال وجواب دئے جائیں تاکہ قاری

و طالب علم کیلئے ازدیادِ علم کا باعث ہو، اسکو بھی مرتب کتاب نے اس اشاعت میں شامل فرمایا ہے۔جزاک اللہ خیرالجزاء

قابلِ مبارکباد ہے قاری محمد مختار خان صاحب کہ جنہوں نے نئی نسل کو سیرتِ مصطفی ﷺ سے آگاہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے م اور سیرتِ پاک کو بڑے مدلل اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔اللہ عزوجل موصوف کو دارین کی خوشیاں عطا فرمائے اور اس عملِ خیر کو دوسروں کیلئے مشعلِ راہ بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین و اصحابہ الاکرمین اجمعین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا ❁ روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات ❁ اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو